24/8/96

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر5 شمارہ 33 5 تا 11ر ربیع الثانی 1417ھ 20 تا 26ر اگست 1996ء شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

ملک کو درپیش بدترین حالات کے باوجود اصلاح احوال کی روش اختیار نہ کرنا سب سے بڑی محرومی ہے

قوم آزادی کی نعمت کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے ذلت سے دوچار ہے۔ جنرل (ر) محمد حسین انصاری

لاہور (پ ر) نظریاتی ریاست کے قیام کا مطالبہ ایک انوکھا اور ناقابل یقین مطالبہ تھا جو قیام پاکستان کی صورت میں پورا ہو گیا۔ تنظیم اسلامی کے سیکرٹری اطلاعات جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ میں کہا ہے کہ آزادی و خودمختاری کی نعمت عظمیٰ کے حصول کے بعد ہم نے اس کے تقاضے اور حقوق ادا کرنے کی بجائے اللہ سے کئے ہوئے وعدے نہ صرف نظر انداز کر دیئے بلکہ پوری قوم انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور نافرمانی میں ڈوب چکی ہے۔ انہوں نے کہا گولڈن جوبلی تقریبات اور جشن آزادی منانے کا لچر اور بے ہودہ انداز کھلی بغاوت ہے۔ اسی بغاوت و سرکشی کی وجہ سے پاکستانی قوم اللہ کی باغی اور مجرم قوم کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ رب کائنات کی طرف سے عطا کردہ اصلاح احوال کی مہلت سے فائدہ اٹھا کر ہمیں اپنا احتساب کرنا چاہئے کہ ہم قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کیوں نہیں کر سکے۔ جنرل انصاری نے کہا بدترین حالات کے باوجود اصلاح کی روش نہ اپنانا ہماری سب سے بڑی محرومی ہے۔ پوری قوم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی دینی و ملکی ذمہ داریوں سے غافل ہو چکی ہے جس کی وجہ قرآنی تعلیمات اور سیرت نبویؐ کے پیغام کو یکسر نظر انداز کرنا ہے۔ انہوں نے کہا امت مسلمہ کو حق و صداقت کا علمبردار بنا کر بھیجا گیا تھا مگر اس وقت وہ خود ہدایت الٰہی سے محروم ہو چکے ہیں اور امت مسلمہ کی بجائے آج یہود جیسی معتوب اور مغضوب قوم غالب و سربلند نظر آتی ہے۔

درس قرآن پر مبنی ملتان میں ”شام الھدیٰ“ کی روداد

قرآن مجید سب سے جامع اور مکمل انقلابی کتاب ہے

ملتان شہر میں اگرچہ مختلف جگہوں پر درس قرآن کے حلقے قائم ہیں لیکن کسی بڑے پیمانے پر درس قرآن کی کمی محسوس کی جا رہی تھی تاکہ فہیم عناصر بھی اس میں شرکت کر سکیں۔ ناظم حلقہ مختار حسین فاروقی نے مشورہ کیا کہ ڈسٹرکٹ کونسل ہال کو آزمایا جائے۔ رفیق محترم نعیم محبوب صاحب کی کوششوں اور اللہ کی مہربانی سے عظمت قرآن وصاحب قرآن کے موضوع پر خطاب کرنے کی اجازت مل گئی۔

پروگرام کے لئے 6ر اگست 96ء کی شام طے ہوئی۔ اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ پانچ صد دعوتی کارڈ چھاپ کر رفقائے تنظیم میں تقسیم کئے گئے۔ ملتان کی تینوں تنظیموں کے رفقاء نے دعوتی مہم میں بڑھ چڑھ کر محنت کی۔

لوگ مغرب ہی سے ہال میں آنا شروع ہو گئے۔ سٹیج پر ”شام الھدیٰ“ کا بینر لگا ہوا تھا۔ ایک بینر آویزاں تھا جس پر آج کا موضوع ”عظمت قرآن وصاحب قرآن“ لکھا تھا۔ ٹھیک پونے آٹھ بجے پروگرام شروع ہوا۔ قاری نعمان نے سورہ حشر کی آخری آیات کی تلاوت فرمائی۔ قاری صاحب کی آواز نہایت خوبصورت سنائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد راقم نے ”انجمن خدام القرآن“ کا تعارف کرایا اور پچھلے چند سالوں کی کارکردگی لوگوں کے سامنے رکھی۔

محترم فاروقی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر کا آغاز کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے سورہ یاسین‘ سورہ یونس‘ سورہ حشر اور سورہ حدید کی چند آیات کی تلاوت کی اور ان کا مفہوم سمجھایا اور پھر حضورؐ کی احادیث کی تشریح کی۔

انہوں نے بتایا کہ عظمت قرآن اور عظمت صاحب قرآن باہم لازم و ملزوم ہیں اگر ہم پر قرآن کی عظمت واضح ہو گئی تو یقیناً صاحب قرآن کی عظمت بھی آشکارا ہو گی۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کی مختلف آیات کے اعتبار سے عظمت کے پہلوؤں کو واضح کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ جو حضورؐ پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ اور یہ غیر متبدل کلام ہے جو اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ دنیا کو چیلنج کیا گیا کہ اس کے مقابلے میں اگر تم کوئی ایک سورت بھی بنا سکتے ہو تو بنا لاؤ لیکن آج تک اس چیلنج کو کسی نے قبول نہیں کیا اور اس کا جواب نہیں دیا جا سکا۔ پھر یہ ایسا کلام ہے کہ چودہ سو سال کے پہلے کے لوگوں نے بھی اس سے ہدایت پائی اور محسوس کیا کہ کتاب ان سے مخاطب ہے اور اس صدی میں بھی جو انسان اسے پڑھتا ہے سمجھتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ اس میں اس کے لئے ہدایت کا وافر سامان موجود ہے۔ اقبال نے مغرب کے تمام فلسفے کھنگالنے کے بعد یہ محسوس کیا کہ میری علمی پیاس قرآن نے بجھائی۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت افکار

موصوف نے عظمت قرآن کے بے شمار پہلو گنوائے اور واضح کیا کہ یہ ایک انقلابی کتاب ہے۔ قرآن انسان کو انقلاب کے لئے جھنجوڑتا ہے۔ یہ انسان کو شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید کی روشنی میں لا کھڑا کرتا ہے۔ قرآن مطالبہ کرتا ہے کہ عدل و انصاف کے نظام کو قائم کیا جائے۔ محض مان لینے سے اور تلاوت کر لینے سے اس کا حق ادا نہیں ہو گا۔ صحابہ کرام نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا اور زندگی کے انفرادی اور اجتماعی گوشوں میں ایک ہمہ گیر تبدیلی پیدا کر دی۔ قرآن کوئی ایسی کتاب نہیں کہ بس ایک مرتبہ اس سے تبدیلی آئی اب دوبارہ نہیں آسکتی۔ یہ کوئی ڈائجسٹ یا ناول نہیں کہ جسے ایک مرتبہ پڑھ کر رکھ دیا جائے بلکہ آج بھی آپ قرآن کریم کو کھولیں‘ پڑھیں‘ سمجھیں عمل کریں اور دوسروں تک پہنچائیں تو آج بھی دنیا میں ایک انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

گر آج بھی ہو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

انہوں نے کہا ایک ہے اسلام کا خانقاہی تصور جس میں حرکت کی بجائے جمود کا تصور ہے۔ جب کہ اس کے برعکس قرآن کا ایک حرکی تصور سامنے آتا ہے جس میں جدوجہد ہے۔ محنت‘ کوشش اور بھاگ دوڑ۔ خانقاہی تصور میں لوگ کونوں کھدروں میں دبک کر ایک اللہ کو یاد کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور دنیا کو فساد کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہیں جب کہ قرآن اس تصور کی نفی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ معاشرے سے ظلم جبر و استبداد اور فسق و فجور کو مٹایا جائے اور نظام حق کو قائم کیا جائے۔ جیسا کہ اقبال نے واضح کیا۔

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردان خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہب ملا و نباتات و جمادات

لوگوں نے پورے انہماک کے ساتھ ان کی ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر کو سنا۔ آخر میں اعلان کیا گیا کہ ان شاء اللہ ہر ماہ کے پہلے ہفتے ”شام الھدیٰ“ کا پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ انجمن کی طرف سے کتابوں کا سٹال بھی لگایا گیا۔ ڈاکٹر منظور‘ شہباز اور کامران نے خوب محنت کی۔

مرتب: ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی
نائب صدر انجمن خدام القرآن ملتان

بھلوال ضلع سرگودھا میں تنظیم اسلامی کی دعوت کا فروغ

موجودہ حالات میں ہم دین کا کام کیسے کریں‘ رپورٹ حافظ محمد اشرف کے قلم سے

بھلوال سرگودھا ضلع کی سب سے بڑی اور معروف تحصیل ہے۔ ترشاوہ پھلوں بالخصوص مالٹا اور سنگترہ پیدا کرنے والی سرزمین ہے۔ مشہور تاریخی شہر بھیرہ اسی کی آغوش میں جلوہ فگن ہے۔ پنجاب کے دو عظیم دریا‘ دریائے جہلم اور دریائے چناب‘ صدیوں سے اشتراک باہم کے تحت اسے گل و گلزار بنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ جہلم کے پانیوں نے جہاں خرد کی گتھیاں سلجھانے والے ذہین و فطین لوگ پیدا کئے ہیں وہاں چناب کے پانیوں نے ”سوز و مستی جذب و شوق“ کے خال خال متوالوں سے نیرنگی جہاں میں اضافہ کیا ہے۔ اور یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ اس علاقے کی مٹی میں ذوق جنوں اور سلیقہ عقل دونوں کو سمونے کے جوہر موجود ہیں۔ اور یہ اسی عین حقیقت کا کمال ہے کہ ایک ”مرد خود آگاہ“ نے جونہی پورے خلوص و اخلاص اور لاریب یقین و ایقان سے یہاں جونہی ندا لگائی‘ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا‘ روابط کی پنیری سجائی تو اللہ عزوجل نے تائید و نصرت سے نوازا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالم فاضل خاندان ”اسرہ“ کی بنیاد پڑ گئی۔

یہ مرد درویش جناب خالد محمود ہیں جو پیشے کے لحاظ سے ایک مستند ویٹرنری ڈاکٹر ہیں ان کے ہمراہی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں سے دو پروفیسرز‘ ایک ریٹائرڈ S.E‘ ایک S.S.T اور چند دیگر رفقاء اسرہ ہیں۔ ”وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے“ کی ٹیم لئے جناب نقیب اسرہ تفریغ اوقات اور توانائیوں کے استعمال کی مثال بنے ہوئے ہیں۔ ایک تھیلا ہے‘ ٹوپی ہے‘ موٹر سائیکل ہے اور ڈاکٹر خالد محمود ہیں۔ جو ہیں تیار بیٹھے ہیں‘ شکار کی آرزو میں اور نشانے کی جستجو میں‘ ”اللہ کرے زور بدن اور زیادہ“۔

اسے پاکستان کا کیلیفورنیا بھی کہا جاتا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب اپنی ترنگ میں اکیلے نہیں ہیں ان کے اہل خانہ بھی ان کے ہمرکاب ہیں۔ ان کی سعی و جہد کے نتیجے میں ایک بھلا چنگا حلقہ خواتین قائم ہو چکا ہے جس میں درس قرآن اور دینی تربیت کے دیگر پروگرام باقاعدگی سے جاری ہیں۔ ان مواقع سے استفادہ تمام طبقات یکساں طور پر کر رہے ہیں۔ ”دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی“ کی یہ سچی اور حقیقی تصویر ہے۔

راقم اپنے والدین سے ملنے 9ر اگست کو رات گیارہ بجے بھلوال پہنچا۔ 10ر اگست کو علی الصبح ڈاکٹر صاحب موصوف سے ان کے گھر پر ملاقات ہوئی۔ ان کی خواہش پر میرا خالصتاً نجی نوعیت کا سفر تنظیمی دورہ میں بدل گیا۔ 10ر اگست کا دن رابطوں‘ ملاقاتوں اور مشوروں کی مصروفیات میں تمام ہوا۔ 11ر اگست کو نقیب اسرہ نے دفعتاً ماہانہ دعوتی اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ کر لیا۔ ٹھیک چار بجے راقم کی گفتگو ”موجودہ ظروف و احوال میں دین کا کام ہم کیسے کریں“ کے موضوع پر شروع ہوئی۔ حیران تھا اور ممنون بھی کہ سوا گھنٹے تک حاضرین و سامعین نے نہ صرف بے نظم و بے ہنگم تقریر سنی بلکہ اگلے موقعہ پر حاضری کا مطالبہ بھی کر دیا۔ سوال و جواب کی نشست میں نقیب اسرہ کی محنت و لگن کا اندازہ ہوا۔

نقیب اسرہ ڈاکٹر خالد محمود جس جذب و شوق سے مرد میدان بننے کے آرزو مند ہیں بجا طور پر لائق تحسین و آفرین اور دیگر رفقائے تنظیم بالخصوص مفصلات میں کارکردگی کی ایک مثال ہیں۔

ذمہ دار حضرات کی توجہ کے لئے

حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کی جانب سے دعوتی و تنظیمی سرگرمیوں پر مبنی اشاعتی مواد کی ترسیل میں کمی کی وجہ سے ندائے خلافت کا خبرنامہ ایڈیشن موجودہ صورت میں پیش خدمت ہے۔ ادارہ

اعتذار

گزشتہ اشاعت میں فیصل آباد ڈویژن کے سابق امیر جناب انور طاہر صاحب کی تنظیم اسلامی میں شمولیت کی خبر میں سہواً فیصل آباد ڈویژن کی بجائے سرگودھا ڈویژن شائع ہو گیا تھا۔ ادارہ تمام اصحاب سے جن کی دل آزاری ہوئی خصوصاً جناب انور طاہر صاحب سے معذرت خواہ ہے۔

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
جلد نمبر 5
شمارہ 33
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

اسرہ ایبٹ آباد کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ ایبٹ آباد کے ایک فعال رفیق ذوالفقار صاحب جو ایک مقامی پرائیویٹ کالج میں لیکچرار ہیں کی تجویز پر ایبٹ آباد شہر کی تمام مساجد میں راہ نجات کے موضوع پر درس قرآن دینے کا فیصلہ ہوا۔ دوسرے مرحلے میں انہی مساجد میں عبادت رب کے موضوع پر درس قرآن کی محفلیں منعقد کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی۔

7ر جولائی سے روزانہ تین مساجد منتخب کی گئیں جن میں بعد از نماز ظہر' عصر اور مغرب سورہ العصر کی روشنی میں راہ نجات پر درس قرآن دیا گیا۔ شہر کی کل بیس مساجد میں یہ پروگرام طے شدہ شیڈیول کے مطابق ہوا۔ مدرس کی ذمہ داری ذوالفقار علی صاحب نے ادا کی جب کہ عبدالجلیل نے اجازت حاصل کرنے اور اعلان کرنے کی ذمہ داری ادا کی۔ ان کی عدم موجودگی میں یہ ذمہ داری راقم کے حصہ میں آئی۔ ہر درس کے بعد شرکاء درس میں اسلام "مذہب نہیں دین ہے" نامی پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا۔ شرکاء کی اوسط حاضری 20 تک رہی۔

17ر جولائی کو پہلے مرحلہ کے اختتام کے بعد دوسرے مرحلہ کا آغاز کیا گیا اور حسب سابق ظہر' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد مختلف مساجد میں عبادت رب کے موضوع پر درس قرآن دیا گیا۔ بعض مساجد سے اچھا رد عمل ملا اور لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس طرح کا درس جاری رہنا چاہئے۔ چنانچہ ان مساجد کے بارے میں طے کیا گیا کہ ان میں ہفتہ وار درس کا اہتمام کیا جائے گا۔

گیارہ ربیع الاول کو رفیق محترم عبدالجلیل کی تجویز پر جناح باغ ایبٹ آباد میں ظہر کے بعد سورہ العصر پر درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ حاضری تقریباً 70 کے لگ بھگ تھی۔

24ر جولائی کو ایبٹ آباد سے تقریباً 15 کلومیٹر دور ہرنو کے مقام پر ظہر کے بعد لوگوں کو اللہ کا قرآن سنایا گیا۔ اس سفر میں ہمارے ساتھ پشاور سے آئے ہوئے رفیق تنظیم جناب ذاکر صاحب بھی شامل تھے۔

مرتب: محمد ہارون قریشی' نقیب اسرہ ایبٹ آباد

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام ہفت روزہ تفہیم دین کورس کا کامیاب انعقاد

موجودہ حالات میں غلبہ دین کا طریقہ کار۔ ندیم بیگ کی گھن گرج اپنے موقف کی صداقت پر یقین کامل کی آئینہ دار تھی

گزشتہ رمضان المبارک کے دوران ڈسکہ میں ہونے والے ہفت روزہ تفہیم دین کورس کی کامیابی کے بعد دوسرا پروگرام 19 تا 26ر جولائی جامع مسجد الفاروق حافظ آباد روڈ' گوجرانوالہ میں رکھا گیا۔ کورس کی تشہیر کے لئے بڑے سائز کے پانچ سو اشتہارات' دو سو داخلہ فارم اور تقریباً 50 خصوصی دعوت نامے چھپوائے گئے۔ علاوہ ازیں شہر کے پانچ اہم مقامات پر بینرز بھی آویزاں کئے گئے۔ رفقائے اسرہ گوجرانوالہ نے ہفت روزہ تفہیم دین کورس کے لئے خصوصی ملاقاتیں کیں نتیجتہً کورس کے آغاز سے پہلے ہی 60 افراد نے اپنے داخلہ فارم جمع کروا دیئے جن میں اکثریت نوجوانوں کی تھی۔

19ر جولائی کو پہلے روز ہی مسجد کی حاضری ڈیڑھ سو سے تجاوز کر گئی۔ کورس کے تعارف کے بعد "اسلام کیا ہے؟ دین یا مذہب" کے عنوان سے پہلا لیکچر انجینئر طارق خورشید نے دیا۔ انہوں نے انفرادی اور اجتماعی گوشوں کو واضح کیا اور حاضرین میں اس کے Diagram کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں بھی تقسیم کی گئیں۔

دوسرے دن ناظم حلقہ شاہد اسلم محمد نے "نیکی کا قرآنی تصور" کے عنوان سے خطاب کیا۔ حاضری پہلے سے بھی زیادہ تھی اور خواتین کی بھی خاصی بڑی تعداد کورس میں شریک تھی۔ تیسرے دن محمد اشرف ڈھلوں نے "مطالبات دین" کے عنوان سے دینی فرائض کے جامع تصور کی وضاحت کی اور محدود تصور مذہب کی نفی کرتے ہوئے مکمل تقاضے سہ منزلہ عمارت کی شکل میں پیش کئے۔ چوتھے دن ناظم حلقہ نے "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن" کے عنوان سے سیرت کا اجمالی جائزہ اور مقصد بعثت نبوت واضح کیا۔ پانچویں دن معتمد حلقہ انجینئر طارق خورشید نے "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" کے عنوان سے ربیع الاول کے مہینے کی خصوصی اہمیت پر گفتگو کی۔ چھٹے دن ایک اہم موضوع یعنی جہاد کی اہمیت وحقیقت پر اشرف ڈھلوں صاحب نے خطاب کیا۔ یہ خطاب کئی پہلوؤں سے منفرد تھا اور حاضرین کی خصوصی دلچسپی کا حامل بھی' کیونکہ نوجوانوں کی اکثریت مرکز دعوۃ والارشاد سے متعلق یا متفق تھی۔ آخری دن حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی بھاری بھرکم شخصیت نائب ناظم مرزا ندیم بیگ کی باری تھی انہوں نے "موجودہ حالات میں غلبہ دین کا طریقہ کار" پر بحث کی۔ ان کی گھن گرج اپنے موقف کی صداقت کی آئینہ دار تھی۔ نتیجتہً اکثر احباب نے سب سے زیادہ سوالات انہی کے لیکچر سے متعلق کئے۔

آخری دن حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور مقامی خطیب مولانا حافظ سعد محمود کا خصوصی خطاب ہوا جس میں انہوں نے سورہ العصر کے حوالے سے حاضرین محفل اور مقررین دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں تقسیم اسناد کی تقریب ہوئی۔ 60 حضرات اور چار خواتین کو اسناد کا حقدار قرار دیا گیا۔ اول' دوئم اور سوئم کے علاوہ ایک خصوصی انعام بھی دیا گیا جب کہ ایک اول انعام گوشہ خواتین کو بھی دیا گیا۔ شرکاء کے تاثرات میں ایسے پروگراموں کا ہر تین ماہ بعد انعقاد کا تقاضا سب سے شدید تھا۔ پروگرام کے بعد پانچ افراد نے تنظیم میں باقاعدہ شمولیت بھی اختیار کی۔ اوسط حاضری 150 حضرات وخواتین پر مشتمل تھی۔

تنظیم اسلامی فیصل آباد کی دعوتی سرگرمیاں

رپورٹ: ناظم حلقہ پنجاب غربی جناب رشید عمر کے قلم سے

19ر جولائی بروز جمعہ المبارک کو رحمان پور ظفر چوک میں تنظیم اسلامی فیصل آباد کی ماہانہ کارنر میٹنگ منعقد ہوئی۔ قاری شیخ محمد سلیم نے سورہ البقرہ کی چند آیات کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد پروفیسر خان محمد نے "موجودہ دور میں مسلمانوں کی دینی ذمہ داریوں" کے سلسلہ میں کہا کہ عملی زندگی کا لائحہ عمل صرف اور صرف قرآن کریم ہی فراہم کرتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لئے نصب العین صرف اللہ تعالیٰ کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ تنظیم اسلامی کی جدوجہد اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر دین کو قائم کرنے کی ایک منظم کوشش کا نام ہے تاکہ ہم اس کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں اور اخروی عذاب سے بچ جائیں۔

انہوں نے 50ویں یوم آزادی کے حوالے سے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ 50 سال گزر جانے کے بعد بھی اسلام نافذ نہ ہو سکا۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں فحاشی وعریانی اور بے پردگی کے سیلاب کے اثرات بد سے بچنے کے لئے ایک ٹھوس لائحہ عمل کی ضرورت ہے یہ کام محض دعوت وتبلیغ اور الیکشن کی سیاست کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر دعوت وتبلیغ ہی کافی ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنی زندگی کی کبھی ضرورت پیش نہ آتی۔ لہٰذا اس نظام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ایک امیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے سمع وطاعت کے درخشاں اصول کے تحت ہی اسلامی انقلاب سے اس ملک کی کایا پلٹی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

اداریہ

چودہ اگست

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

پاکستان کے لئے 14ر اگست سال کے آٹھویں مہینے کا صرف ایک دن ہی نہیں بلکہ یہ دن دکھی ماضی کے اختتام اور درخشندہ مستقبل کے آغاز کا نام ہے۔ یہ حسین یادوں کا دن ہے' روح پرور کیفیت کا حامل۔ جس تحریک کا یہ دن شہہ بالا تھا اس تحریک نے برصغیر ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ کرہ ارض پر حریت کی روح پھونک دی۔ اس لہر نے بہتیروں کو جگایا' شرف انسانیت کو بیدار کیا اور استعماری نظام کی چولیں ڈھیلی کر دیں۔ اس دن نے قائد اعظم محمد علی جناح کو اپنے رب کے حضور سرخرو ہوتے دیکھا۔ اس روز مسلمان قوم کی برتری کا زمین وآسمان پہ ڈنکا بجا۔ رب العزت کے پسندیدہ دین کی فتح کا نظارہ فرشتوں نے کیا' اپنوں نے دیکھا' غیروں نے مانا اور تاریخ کے اوراق نے ان حقائق کو نقش کر لیا۔ خوشی کے نعرے فضاؤں میں بکھرے' مسرت کے آنسو تشکر بجالائے' قلب سلیم سجدہ ریز ہوئے۔ دنیا کا نقشہ بدلا' زمانے نے کروٹ لی' ہزار سالہ ابہام دور ہوا' "ہندو" کا غلبہ ٹوٹا' "پاک" سینہ سپر ہوا۔ طائف میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون سینچی زمین رنگ لائی' محمد بن قاسم کا حملہ ثمربار ہوا' مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی روحانی تربیت کام آئی' شاہ ولی اللہ اور اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا جہاد کامیاب ہوا' اقبال کا فکر چمکا' محمد علی جناح کی قیادت لازوال ٹھہری۔ الحمدللہ پاکستان معرض وجود میں آیا۔

پاکستان بنے نصف صدی بیت چکی۔ قمری حساب سے 50 سال مکمل ہوئے اور سن عیسوی کے اعتبار سے 49' پچاسواں سال شروع ہوا۔ چنانچہ گولڈن جوبلی تقریبات کا بھرپور پروگرام جاری وساری ہے۔ اس ضمن میں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے' جہاں اکابرین کے احسانات کی ممنونیت احسن اقدام ہے' جہاں اظہار خوشی فطری تقاضا ہے وہاں خود احتسابی بھی تو ازبس ضروری ہے۔ قدرت ہم سے یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ اے مسلمانو یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو اس نے تمہاری دعاؤں کی قبولیت میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست تمہیں عطا کی۔ یاد کرو اپنے وعدے' جو تم شب وروز اللہ کے حضور کیا کرتے تھے۔ حیف! تم نے اپنے عہد کی ایفا نہ کی۔ مملکت خداداد پاکستان کو تو اسلام کا قلعہ بننا تھا' اسے تو عالم اسلام کے لئے مشعل راہ کا کام کرنا تھا مگر تم اپنے اندر ہی مسلمان ہونے کے ناطے بھائی بھائی کا رشتہ قائم نہ رکھ سکے۔ ملک دو لخت ہوا۔ تمہاری حماقت سے دین اسلام کی عظمت غیروں کی آنکھوں میں داغدار ہوئی۔ اب تو سنجیدگی اختیار کرو۔ جو بچا ہے اسے قائم رکھنے کی فکر کرو۔

امسال 14ر اگست سے ایک دن قبل آئی جی پنجاب کا بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ یوم آزادی پر دہشت گردی متوقع ہے۔ دشمنان نے اشارہ پنجاب کی طرف پھینکا' وقوعہ کراچی میں ہوا۔ بالکل یہی انداز ڈھاکہ میں 1970ء کے دوران "را" کا ہوتا تھا۔ دہشت گردی کا جو سٹائل ایک عرصہ سے "را" نے پاکستان میں اختیار کیا ہوا ہے یہ مشرقی پاکستان میں "را" کے سٹائل سے سو فیصد مماثلت رکھتا ہے۔ وہاں بھی مشرقی اور مغربی پاکستانیوں کے مابین دشمنی دہشت گردوں کے لئے جائے پناہ کا کام کرتی تھی' یہاں بھی باہمی نفرت کے گھروندے جو ہم ہمہ وقت بنانے میں معروف ہیں دہشت گردوں کی مدد کو آتے ہیں۔ مخدوش حالات سے سبق سیکھنا شاید ہماری سرشت میں نہیں۔ گھروں میں بیٹھے قلمکاروں کی دانش نے' تقریباتی عمائدین کی تخیلاتی بصیرت نے' ایئر کنڈیشنڈ مساجد کے منبروں پر چڑھے خطیبوں کی تقاریر نے اور لالچ کے مارے سیاسی کارکنوں کی عیاری نے ہمیں متین زندگی سے بیگانہ کر دیا ہے۔ خیال تھا کہ 14ر اگست ہی کے روز کراچی میں امن ریلی کے 13 شرکاء قائد اعظم کی مزار کے قرب میں قتل ہو جانے کے سانحہ کی وجہ سے اس بار جشن آزادی کے مادر پدر آزاد طرز عمل میں شاید کوئی کمی واقع ہو جائے۔ مگر لاہور میں وہی ہمیشہ جیسی خرافاتی شوخیاں' ویسی ہی بیہودہ حرکتیں' معمول کا شور شرابہ اور انت کا غل غپاڑہ دیکھنے میں آیا۔ چوراہوں میں اور پلوں پر اخلاقی حدود پھلانگے نوجوان راہگیروں کے لئے شدید ذہنی کوفت کا باعث بنے خوشی سے اچھل رہے تھے۔ کاروں کی لمبی لمبی قطاریں رکی کھڑی تھیں' اکثر کار سوار شیشے چڑھائے حبس کا شکار قوم کے سپوتوں سے بچ نکلنے کی تمنا کر رہے تھے تاہم بعض کار سوار ان منچلوں سے ہم آہنگ ہو کر لطف اندوز ہوتے دکھائی دیئے۔ بہرصورت یہ نہایت شرمناک منظر تھا۔ بگڑی ہوئی نسل کے افراد بیہودہ گانے گاتے خواتین کے سامنے اخلاق سوز حرکات کرتے بھی دیکھے گئے۔ ان میں سے کچھ کاروں کے بونٹ پر کود جاتے اور کچھ سنہرے رنگ سے بھری پچکاریاں ہاتھ میں لئے اس تاک میں رہتے کہ موقع پاتے ہی وہ لوگوں پر پچکاری چلا دیں۔ اور یوں اس آزادی کا جشن منایا جا رہا تھا جس کے حصول کے وقت لاکھوں مسلمان اپنے صدیوں پرانے گھربار چھوڑ کر آزاد مسلم ریاست کی جانب ہجرت کی سنت کے اتباع میں اٹھ کھڑے ہوئے' ہزاروں کو اس کی پاداش میں ہندوؤں سکھوں نے قتل کر دیا اور ہزاروں پاکیزہ خواتین کی عصمتوں کے چراغ گل کر دیئے۔

اب بھی سنجیدہ غور وفکر کے لئے شاید کچھ مہلت باقی ہو۔